رجسٹرڈ ایل نمبر ۲۰۶

رجسٹرڈ ایل نمبر ۲۰۶

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

اَللّٰہُ نُوْرُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ مَثَلُ نُوْرِہٖ کَمِشْکٰوۃٍ فِیْھَا

زنانہ اخبار

مہینے میں دو بار

مصباح

قادیان ضلع گورداسپور شایع ہوتا ہے زیر نگرانی لجنہ اماء اللہ

ایڈیٹر
قاضی اکمل

چندہ
سالانہ دو روپے آٹھ آنہ

نمبر ۱ | ۱۵ مئی سنہ ۱۹۲۷ء | ۱۲ ذی قعدہ سنہ ۱۳۴۵ھ | جلد اوّل

دارالامان کی خبریں

۵ مئی یوم الجمعہ بعد از نماز عصر ایک مجلس قائم ہوئی۔ حضرت خلیفۃ المسیح اور چند بزرگان ملت موجود تھے دوسری طرف پردہ میں مستورات اور طالبات مدرسۃ الخواتین تھیں۔ تلاوت قرآن مجید کے بعد مولانا شیر علی صاحب نے رپورٹ سنائی۔ پھر حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ناظر تعلیم و تربیت نے حضرت خلیفۃ المسیح کے دست مبارک سے انعامات تقسیم کرائے حضور نے ایک تقریر بھی فرمائی جس میں فرمایا کہ لڑکیوں کی تعلیم و تربیت بھی ایسی ہی ضروری ہے جیسی لڑکوں کی۔ جماعت کے

عالم مرد لڑکیوں کو تعلیم تو دے سکتے ہیں مگر تربیت نہیں کر سکتے کیونکہ تربیت وہی کر سکتا ہے جو تمام حالات کو بچشم خود دیکھ سکے۔ پس ضروری تھا کہ ایسی استانیاں تیار کی جائیں جو تعلیم کے ساتھ تربیت بھی کر سکیں۔ یہ کام ایک استانی ہی بہتر کر سکتی ہے کیونکہ لڑکی کے اخلاق کی اصلاح اسکے احوال دیکھ کر ہو سکتی ہے۔ اسی سلسلہ تقریر میں فرمایا کہ مرد کی تعلیم میں عورت کا بڑا حصہ ہے چنانچہ ۱۴-۱۵ سال تک لڑکا عموماً ماں کی زیر تربیت رہتا ہے اسی طرح عورت کی تعلیم میں مرد کا حصہ چاہیئے۔ بعض مضامین ایسے ہوتے ہیں جن کو مرد بہتر پڑھا سکتے ہیں۔ ہم نے ان دونو باتوں کا خیال رکھا ہے۔ لڑکیوں کو

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اُستانیاں بھی پڑھائیں گی اور مردوں کا حصہ بھی رہے گا۔ جن خواتین کو اعلیٰ درجہ کی تعلیم دی جارہی ہے ان کے متعلق یہ فکر ہے کہ وہ یہاں رہ کر خدمت کر سکیں کیونکہ بعض شادی کے بعد وہیں رہ سکیں گی جہاں ان کے شوہر پسند کریں تاہم مجھے امید ہے کہ دینی جذبۂ خدمت غالب آئے گا۔ باہر بھی بعض لوگوں نے وقف کیا ہے۔ اور چند لڑکیاں جو انگریزی پڑھ رہی ہیں۔ ان کے ماں باپ کا ارادہ ہے کہ ہماری لڑکیاں قادیان میں جاکر تعلیم دیں۔ اس طرح دو قسم کی اُستانیاں ہمیں حاصل ہوجائینگی وہ جنہوں نے بیرونی تاثرات کے ماتحت تعلیم پائی ہے دوم جنہوں نے یہاں خالص دینی تاثرات میں تعلیم و تربیت پائی ہے وہ دین کی محبت اپنی شاگردوں اور اولادوں میں راسخ کر سکیں گی۔ خدا کے فضل سے اس امر میں ہم ساری قوموں سے آگے ہیں۔ تعلیم دلانے کی کوشش تو اکثر قوموں نے کی ہے مگر اُستانیاں پیدا کرنے کی ہمارے سوا دوسری قوموں نے کم کی ہے۔

اس کے بعد حضور نے اُستادوں کو بھی چند نصائح فرمائیں اور تاریخ و جغرافیہ کی تعلیم کا طریقہ بتایا۔ فرمایا کہ تاریخ کو کبھی رٹنا نہیں چاہیئے بلکہ اسے قصے و داستان کے طور پر اس نیت و ارادے سے پڑھنا چاہیئے کہ ابھی کسی کو سُنانا ہے اس طرح خود بخود یاد ہوجائیگی۔ جغرافیہ کو بھی رٹنا نہیں چاہیئے بلکہ نقشہ کو ذہن میں جمانے کی مشق چاہیئے۔

دعا پر اجلاس کا خاتمہ ہُوا۔

تصحیح

نمبر ۹ میں جو میرا مضمون "ہم تبلیغ کس طرح کر سکتی ہیں" چھپا ہے اس میں ذیل کی عبارت رہ گئی ہے تصحیح فرمادیں:۔ "اور جس طرح مرد مردوں میں نہایت تندہی سے فرائض تبلیغ ادا کر رہے ہیں" اس فقرہ سے آگے یہ چاہیئے تھا "اُسی طرز پر ہم کو کامیاب ہونا ضروری ہے"۔ یہ فقرہ کاتب نے حذف کر دیا ہے۔ نیز واضح رہے کہ میرے والد صاحب کا اسم شریف پیر دولت علی صاحب تھا کاتب نے پیر دولت علی صاحب کی بجائے پیر برکت علی صاحب لکھدیا ہے۔ والسلام

خاکسارہ افضل بیگم سکنہ پنڈ عزیز دختر پیر دولت علی صاحب مرحوم ضلع گجرات

ضرورت

ہمارے احمدیہ گرل سکول سیالکوٹ میں ایک سندیافتہ خوش اخلاق احمدی اُستانی کی ضرورت ہے علم دینیات میں اگر کمی بھی ہو تو انشاءاللہ وہ یہاں حاصل کر سکتی ہیں۔ بہنیں اس طرف توجہ کریں۔

سیدہ فضیلت سید منزل شہر سیالکوٹ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

مِصباح

قادیان دارالامان مورخہ ۱۵ مئی ۱۹۲۶ء

صفائی

"محترمہ ناصرہ بنت حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ بنصرہٖ کے مضمون "صفائی" کی دوسری قسط ہے۔ بوجہ رمضان و امتحان اس مضمون کا یہ دوسرا حصہ محترمہ نے دیر سے بھجوایا ہے۔ امید ہے ناظرات مصباح اس سے فائدہ اٹھائینگی۔" (ایڈیٹر)

مکان کی صفائی

صفائی کے مسئلہ کے ماتحت مکان کی صفائی کا سوال بھی نہایت اہم اور قابل توجہ ہے۔ مکان کی صفائی سے گھر کی ہوا صاف اور پاک رہتی ہے۔ اور فاسد بیماریوں کا اندیشہ کم ہوجاتا ہے۔ علاوہ ازیں صاف مکان دیکھنے میں بھی اچھا معلوم ہوتا ہے اور اس میں طبیعت بشاش رہتی ہے مکان کی صفائی کے متعلق اصولی باتیں یہ یاد رکھنی چاہئیں کہ کمروں میں دن میں ۲ دفعہ جھاڑو دینا چاہیئے ایک صبح کے وقت دوسرے شام کے وقت۔ جھاڑو دیتے وقت کمرے میں جو صاف کپڑے یا دیگر سامان ہو اس پر اگر ممکن ہو تو کوئی چادر ڈال دینی چاہیئے تاکہ وہ گرد سے بچا رہے اور کمرہ میں اگر کوئی حصہ فرش کا دری یا چٹائی سے خالی ہو تو اس پر صفائی سے قبل ہلکا چھڑکاؤ کر لینا بھی مفید ہوتا ہے۔ ہفتہ میں کم از کم ایک دفعہ مکان کی خاص صفائی ہونی چاہیئے۔ اس کا طریق یہ ہے کہ جس کمرے کی صفائی کرنی مطلوب ہو اس کا تمام سامان باہر رکھ دیا جائے یہ سامان ایسی جگہ رکھنا چاہیئے جہاں کمرے کا گرد و غبار اڑ کر نہ پڑے یا اس پر کوئی چادر وغیرہ ڈال دی جائے۔ دری۔ قالین وغیرہ کو بھی اچھی طرح جھڑوا دینا چاہیئے تاکہ ان کا گرد نکل جائے ان کو ایسی جگہ جھڑوانا چاہیئے جہاں سے کمروں میں گرد اڑ کر نہ آسکے۔ جب کمرے کا تمام سامان باہر نکال کر رکھ دیا جائے تو کسی بانس یا لکڑی کے ٹکڑے پر کوئی کپڑا یا جھاڑو باندھ کر چھتوں کے تمام جالے اتار دیئے جائیں۔ اور پھر دیواریں اور روشندان اچھی طرح سے جھاڑے جائیں بلند چیزوں کی صفائی پہلے کرنا چاہیئے تاکہ جو گرد ان سے گرے وہ نیچے کی چیزیں صاف کرتے ہوئے دور ہو جائے جب گرد و غبار بیٹھ جائے تب آتشدان آرائشی چیزوں پھر کیونی دروازوں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

صاف کیا جائے اور اس کے بعد فرش اچھی طرح صاف کر کے دری بچھا دی جائے دروازہ کی دہلیزوں پر پائدان یا دری وغیرہ کا ٹکڑا ضرور رکھنا چاہیئے تاکہ آمد و رفت سے فرش میلہ نہ ہو کمروں کی صفائی کے بعد صحن کو بھی فوراً صاف کر دینا چاہیئے صحن کو صاف کرتے کے وقت صاف کیئے ہوئے کمروں کے دروازے بند کر دینے چاہئیں اور صحن میں پانی کا چھڑکاؤ کروا لینا ضروری ہے۔ دالان اور فرش کی جھاڑو ئیں الگ الگ ہونی چاہئیں اگر کمرے کا فرش پختہ ہو تو اسے گاہے گاہے دھلوا دینا چاہیئے۔ کمروں میں سال میں ایک دفعہ سفیدی ہونی بھی ضروری ہے اور اس کے لئے برسات کے بعد وقت مناسب ہے کبھی کبھی کمروں میں کسی خوشبودار چیز کی دُھونی دینا بھی مفید ہوتا ہے اور اس سے مکان کی ہوا صاف رہتی ہے۔

رہائشی کمروں کی صفائی کے علاوہ غسل خانے اور پاخانے کی صفائی کا خاص خیال رکھنا چاہیئے اگر اس کام کو صرف گھر کی بھنگن پر چھوڑ دیا جائے تو غسل خانہ اور پاخانہ میں اتنا تعفن پیدا ہونے لگیگا کہ گھر میں رہنا دشوار ہو جائیگا اور صحت کا نقصان مزید براں ہے بدقسمتی سے

ہندوستانی مکانات کے پاخانے عموماً بہت گندے ہوتے ہیں اور سب سے زیادہ صفائی طلب ہیں پاخانے کی گندگی سے جو تعفن پیدا ہوتا ہے اور اس سے جو جراثیم پیدا ہوتے ہیں وہ گھر میں پھیل کر کئی قسم کے امراض پیدا کر دیتے ہیں۔ اس لئے پاخانوں کی پوری پوری صفائی نہایت ضروری ہے۔ صاحبہ خانہ کو چاہیئے کہ گھر کے پاخانے کی صفائی عموماً اپنے سامنے کرائے۔ نجاست کے دُور کیئے جانے کے بعد پانی سے پاخانہ کی ہر چیز اور فرش اچھی طرح دھویا جانا چاہیئے فرش اگر سیمنٹ کا ہو تو بہتر ہے اینٹوں کی کھڈیاں بنوانا صفائی میں سخت حارج ہوتا ہے کیونکہ کھڈیوں کے کونوں اور گوشوں میں نجاست جمی رہتی ہے اور اچھی طرح دُھل نہیں سکتی۔ سب سے بہتر یہ ہے کہ پاخانے کا سارا فرش صاف اور ہموار ہو اور اس پر ایک یا دو حسب ضرورت لکڑی کی چوکیاں بنوا کر رکھوا دی جائیں جس میں پاخانے کا برتن لگا رہے ایسی چوکیاں آسانی سے اُٹھا کر الگ کی جاسکتی ہیں اور خود ان کا دھونا بھی کوئی مشکل امر نہیں پانی سے اچھی طرح دُھلوائے جانے کے بعد پاخانے کے حصّہ میں اچھی طرح فینائل چھڑکوا دینی چاہیئے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اور پاخانوں کی دیواروں کی سفیدی سال میں دو دفعہ کی جائے تو بہتر ہے۔ اس بات کا خاص خیال رکھنا چاہیئے کہ سوائے پاخانہ کے گھر کے کسی اور حصے میں کوئی بچہ تک بھی پیشاب یا پاخانہ نہ کریں۔ لیکن افسوس ہے کہ اس معاملہ میں بہت بے پروائی برتی جاتی ہے اور عموماً صاحبہ خانہ اپنے آرام کی خاطر جہاں بھی بیٹھی ہو بچہ کو پاخانہ کروا دیتی ہے اگر پاخانے میں بچے کو لے جانا دقت طلب ہو تو کم از کم اتنی احتیاط تو ضروری ہو کہ بچے کو پاخانہ کراتے ہوئے کوئی مٹی کا برتن ہی اس کے نیچے رکھدیا جائے تا کہ جگہ کی صفائی میں نقص نہ آئے۔

غسل خانہ بھی اچھی طرح پانی سے دھویا جانا چاہیئے اور اس کے بعد فینائل چھڑکوا دیا جائے غسل خانہ اور پاخانہ کی صفائی کے ساتھ ساتھ گھر کے اندر کی نالیوں کی صفائی بھی نہایت ضروری ہے اور اسکے لئے وہی طریق مناسب ہے جو پاخانے کے لئے بیان کیا گیا ہے گھر کے پاس کی گلیوں اور راستوں کی صفائی کے متعلق جس حد تک توجہ دی جاسکے دینی چاہیئے کیونکہ آس پاس کی صفائی کا بھی گھر کی ہوا پر بہت اثر پڑتا ہے۔

گھر کی صفائی کا ایک ضروری حصہ باورچی خانہ اور مودی خانہ کی صفائی ہے مگر افسوس کہ ہندوستان میں اسکی طرف بہت کم توجہ کی جاتی ہے جائے وقوع کے لحاظ سے یہ احتیاط نہایت ضروری ہے، کہ پاخانہ اور باورچی خانہ پاس پاس نہ ہوں ورنہ وہی پاخانہ کی مکھیاں باورچی خانہ کی چیزوں پر بیٹھ کر ان کو گندہ کرینگی اور باورچیخانہ کو صبح شام اچھی طرح دھونا نہایت ضروری ہے ورنہ خوراک کے ذرات سڑ کر بدبو پیدا کر دینگے۔ باورچی خانہ میں ایک جالی دار نعمت خانہ اشیاء خوردنی کے رکھنے کے لئے ہونا چاہیئے اور اس کا دروازہ بند رہنا چاہیئے تا کہ مکھیاں داخل نہ ہو سکیں۔ جھوٹے برتن فوراً بعد استعمال کے صاف کر دینے چاہیئیں ورنہ تعفن کا پیدا ہونا لازمی ہے۔ مودی خانہ میں ہر چیز سلیقہ کے ساتھ با ترتیب رکھی ہوئی ہونے کے علاوہ ڈھکی ہوئی ہو کہ چوہے اسکے اندر نہ جاسکیں اور گاہے گاہے سب چیزوں کو اپنی جگہ سے ہٹا کر کمرے میں خوب صفائی کروا دینی چاہیئے۔ چوہوں کے استیصال کا خاص خیال رکھنا چاہیئے کیونکہ نہ صرف وہ گند کا موجب ہوتے ہیں بلکہ ان سے طاعون جیسی خطرناک بیماری بھی پیدا ہوتی ہے۔ والسلام

ناصرہ بنت حضرت خلیفۃ المسیح ثانی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مشاہدات عرفانی

(عورتوں کے نقطۂ خیال سے)

ماں کی محبت کے جذبہ نے ہلاک کر دیا ماں کی محبت مشہور ہے اور اس محبت کے کرشمے اور عجائبات بعض اوقات حیرت انگیز معجزے ظاہر کرتی ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس محبت کی صحیح اور حقیقی قدر کی جبکہ فرمایا کہ جنت ماؤں کے قدموں کے نیچے ہے۔ ماں کی محبت اپنی اولاد کے ساتھ قدرتی ہے اللہ تعالیٰ نیکی اور اخلاص میں یہی مقام انسان کا مقصد قرار دیتا ہے جبکہ وہ ایتاء ذی القربیٰ کی تعلیم دیتا ہے۔ اولاد کی محبت ماں باپ کے ساتھ یہ رنگ عموماً نہیں رکھتی ورنہ قرآن مجید اولاد کو ماں باپ کے حقوق کی طرف توجہ دلاتے ہوئے ولا تقل لھما اف کی تعلیم پر زور نہ دیتا۔ تاہم بعض اوقات اولاد کی ماں باپ کے ساتھ محبت کے نظارے عجیب ہوتے ہیں۔ میں اسی کرشمہ کی ایک مثال یہاں بیان کرنا چاہتا ہوں۔ یہاں بمقام ہل ایک تیرہ سالہ لڑکے کی موت نے ایک عجیب راز کا آخری وقت اظہار کیا۔ وہ فٹ بال کھیلتے ہوئے زخمی ہوا۔ اس نے اپنی تکلیف کو چھپانے کی کوشش کی۔ لیکن آخر وہ ناقابل برداشت ہو گئی اور اسے ہسپتال لے جانا پڑا حالت علاج کی حد سے گذر چکی تھی ماں نے پوچھا کہ پیارے بچے! تم نے مجھے پہلے کیوں نہیں بتایا۔

لڑکے نے جواب دیا۔ اماں جان! میری تکلیف سے تم کو بہت فکر ہوتا ہے میں نے نہ چاہا کہ تم کو صدمہ ہو۔ آخر وہ اسی بیماری میں مر گیا۔ بے شک یہ جذبہ اس حد تک قابل تعریف اور قابل قدر تھا کہ بچے کو ماں کی تکلیف کا خیال تھا۔ لیکن یہ اس محبت مادری کے جذبہ کا غلط استعمال تھا۔

بچوں کو اپنی چھوٹی سے چھوٹی تکلیف بھی اپنی ماں اور باپ کو بتا دینی چاہیئے تاکہ وہ وقت پر اس کا علاج کر سکیں۔ ہاں ان کے اندر یہ جذبہ اور روح ہونی چاہیئے کہ وہ کوئی ایسا کام نہ کریں کہ جن سے انکے والدین کو صدمہ ہو۔

کم سنی کی شادی یہاں شادی کی عمر عام طور پر اکیس ۲۱ سال مقرر ہے لیکن ۱۹ سال کی عمر میں بھی ہو سکتی ہے بشرطیکہ ماں باپ اجازت دیں۔ ایک لڑکے نے ۱۹ سال کی عمر میں شادی کرنا چاہی ماں باپ نے اجازت نہ دی مجبوراً اسے عدالت میں جانا پڑا۔ ماں اور باپ دونو طلب ہوئے اور انہوں نے زور دیا کہ لڑکا بیوی کے اخراجات برداشت نہیں کر سکے گا۔ وہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نیک و بد کو ابھی نہیں سمجھتا - لڑکی کی عمر زیادہ ہے - وغیرہ - مجسٹریٹ نے لڑکے کو اجازت دیدی کہ یہ عذر اتنا زبردست نہیں تم جا کر شادی کر لو اور ماں باپ کو کہا کہ

اوائل عمر کی شادی بہت خوشی کا موجب ہوتی ہے۔

مطلب مجسٹریٹ صاحب کا یہ تھا کہ جب اولاد شادی کے قابل ہو جائے تو ان کی شادی کا ہو جانا بہت ضروری ہے حضرت مسیح موعود علیہ السّلام نے اپنے عمل سے بتایا ہے کہ اولاد کی شادی ایسی عمر میں کر دینی چاہیئے کہ جب وہ قریب بلوغ ہوں - اور جب ان پر وہ زمانہ آجائے کہ شادی انکے لئے لازمی اور ضروری ہو تو وہ شادی کی زندگی کو بسر کر سکیں - یورپ کو معاشرتی ٹھوکریں کھا کر یہ عقل آئے گی - اس بارہ میں اس کی حالت بہت قابل رحم ہو رہی ہے

ایک خوش خاندان

بعض گاؤں یا علاقے یہاں ایسے مشہور ہیں کہ انہیں "مبارک شادیوں کی جگہ" کہا جاتا ہے اور لوگ مثالیں اور واقعات اس کے متعلق پیش کرتے رہتے ہیں آج ہی میں نے پڑھا ایک شخص لکھتا ہے کہ ارلی شلٹن (یہ ایک گاؤں کا نام ہے) کے متعلق یہ امر واقعہ ہے کہ وہاں کی شادیاں بہت مبارک ہوتی ہیں وہ کہتا ہے میری ماں جو آج ۹۳ سال کی ہے اور زندہ ہے، اس کی ایک نظیر ہے اس کے تیرہ ۱۳ بچے (۷ لڑکے اور ۶ لڑکیاں ہوئیں) سب زندہ ہیں بڑے کی عمر ۶۹ سال کی ہے ان تیرہ بچوں کی اولاد ۳۸ پوتے پوتیاں اور ۲۱ پڑپوتے اور پڑپوتیاں اور بارہ ۱۲ نکڑپوتے پوتیاں ہیں - گویا ایک ہی وقت میں پوری پانچ پشتیں موجود ہیں -

اللہ تعالیٰ کے فضل کرم سے خدا تعالیٰ کے ایک نشان کے طور پر حضرت نانی امّاں پانچ پشتوں کو اپنے سامنے دیکھ رہی ہیں ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَّشَاءُ

افریقہ کے جنگلوں میں اسّی سالہ عورت کا سفر

نیویارک کی اسّی سالہ بڑھیا اور اس کی بھتیجی افریقہ کے جنگلوں میں چار ہزار میل کا سفر کر کے جنوبی افریقہ کے مشہور شہر جوہانسبرگ میں پہنچی ہے - اس بڑھیا مائی نے یہ سفر بغیر کسی قسم کا ہتھیار پاس رکھنے یا چوکی پہرہ کے کیا ہے وہ اپنی موٹر کے لمپ روشن رکھتی تھیں - اور جنگلی درندے اس کی موٹر کے ارد گرد جمع رہتے مگر اس روشنی کی وجہ سے کوئی حملہ نہ کرتے اور ڈرتے رہتے نیز وہ (مشرقی افریقہ) کے جنگلوں میں راستہ بھول گئی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مگر نیروبی سے ایک تلاش کرنے والی جماعت پہنچ گئی اور ان کو اس مشکل سے نجات ملی۔ یہ کہانی نہیں بلکہ اس میں ہمت اور حوصلہ کی تصویر ہے خدا تعالیٰ نے انسان کو بہت بڑی قوت ارادی دی ہے۔ انہیں افریقہ کے جنگلوں میں صحابہؓ کی جماعت ایک مقام پر پہنچی وہاں دلدل اور جنگلی درندے بہت سے تھے مگر سالار لشکر نے وہاں ہی اسلامی چھاؤنی بنانی چاہی اور اس نے اسی قوت ارادی سے ان درندوں کو مخاطب کر کے کہا کہ

محمد رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) کے صحابہ یہاں چھاؤنی بنانا چاہتے ہیں تم نکل جاؤ۔

کہتے ہیں کہ درندے اور سانپ وغیرہ بھاگتے ہوئے نظر آئے۔ یہ حقیقت ہے قوت ارادی کے کرشمے اسی طرح ظاہر ہوتے ہیں۔ آج تک افریقہ میں وہ بہت بڑا شہر ہے جس کو قیروان کہتے ہیں۔ یہ امنگوں اور ولولوں کے نظارے ہیں۔ ہم اس قسم کے حالات اور خبروں سے ایک ہی فائدہ اٹھا سکتے ہیں کہ ہماری بہنوں۔ بیٹیوں اور ماؤں میں بھی ایسی اولوالعزمی کے خیال پیدا ہوں کہ

وہ خدا کے قائم کردہ سلسلہ کو تمام آبادیوں میں پہنچائیں گی۔

اس کے لئے ان کو خود جانے کی ضرورت نہیں وہ اپنی اولاد کو اس مقصد کے لئے تیار کریں ان میں سلسلہ کے لئے قربانیوں کی روح پیدا کر دیں اور اپنی مالی قربانیوں میں کمی نہ کریں۔ اور سب سے آخر اگر آپ بھی نکلنا پڑے تو خدا کے راستہ میں کوئی روک اور خوف نہ ہو۔

قرآن مجید کے متعلق ایک بیہودہ خیال کی تردید

تہذیب النسواں کے ایک مضمون کا خلاصہ میری نظر سے گذرا۔ جس کے پڑھنے سے معلوم ہُوا کہ راقمہ مضمون کا خیال ہے کہ قرآن شریف کے پہلے دس سپاروں میں بعض ایسی باتیں ہیں جو نابالغ بچیوں کی سمجھ سے بالاتر ہیں۔ اور وہ زنانہ شرم و حیا کے خلاف ہیں۔ جہاں تک میں سمجھتی ہوں اس کا یہ خیال محض ناسمجھی اور اس نور سے محروم رہنے کا نتیجہ ہے جو اس زمانہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ذریعہ دنیا میں ظاہر ہُوا تھا ہی مجھے حیرانی بھی ہے کہ کس طرح اس عورت نے بے ادبی کا کلمہ کہا ہے کہ ان حصوں کو

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سبقوں میں سے حذف کر دیا جائے

یہ غیر احمدیوں کی بدقسمتی اور حق سے بہت دُور جا پڑنے کا نتیجہ ہے کہ وہ عیسائیوں کی طرح قرآن کریم کے بعض احکام کو ناقابلِ عمل سمجھتے ہیں اس کے برخلاف ہمارا یہ دعویٰ ہے کہ قرآن کریم کا ایک ایک حرف ایسا ہی قابلِ عمل ہے اور قیامت تک رہیگا جیسا کہ اس کے نزول کے وقت تھا۔

باقی رہا یہ سوال کہ بعض احکام بچّیوں کی سمجھ سے بالا ہیں اس کے متعلق عرض ہے کہ قرآنی احکام کا علم ہونا بہرحال اُن کے لئے ضروری ہے گو اُن پر حجّت اس وقت ہو گی جبکہ وہ بلوغت کو پہنچیں گی۔ (واضح ہو کہ ہر حکم کی بلوغت کی عمر الگ ہے مثلاً کھانے پینے کے اداب کی بلوغت کی عمر تین سال۔ نماز کی دس سال۔ روزہ کی پندرہ سال وغیرہ) گو نابالغ بچیاں بعض احکام کو سمجھ نہ سکیں مگر پھر بھی وہ اُن سے مستفید ہو سکتی ہیں۔ میں غیر احمدی بہن سے یہ سوال کرتی ہوں کہ کیا نابالغ بچّیوں کو ترجمہ قرآن شریف پڑھانے کا اتنا فائدہ بھی نہیں بنتا کہ نوزائیدہ بچّہ کے کان میں اذان کہنے یا نزع کے وقت سورۂ یٰس پڑھنے کا ہے اگر ان باتوں کا آپکے نزدیک کچھ فائدہ ہے اور ضرور ہے کیونکہ آپ بھی بحیثیت مسلمان کہلانے کے اس پر عامل ہیں (یہ ہو نہیں سکتا کہ شریعت نے کوئی حکم لغو اور بے فائدہ دیا ہو) تو کیا وجہ ہے کہ با ترجمہ قرآن شریف کے متعلق یہ کہا جائے کہ نابالغ بچّیوں کی سمجھ سے بالا ہے۔ اس کے متعلق مَیں آپ کو علم النفس کی ایک باریک اور پُر حکمت بات بتا دوں۔ جو شائد آپکے فہم سے بالا ہو مگر دوسری عورتیں اس سے فائدہ اُٹھالیں گی۔ جس سے بچّہ کے کان میں اذان کہنے کی حکمت بھی واضح ہو جائیگی۔ یہ بات پایہ ثبوت کو پہنچ چکی ہے کہ پیدائش کے دن سے مرنے کے وقت تک جو آواز بچّہ سُنتا ہے جو نظارہ آنکھوں سے دیکھتا ہے۔ جو خیال دل میں لاتا ہے اور جو افعال وہ کرتا ہے اُن سب کا نقش اسکے سب کانشنس حصۂ دماغ میں محفوظ رہتا ہے اور یہ نقش یونہی نہیں قائم رہتا بلکہ وہ مخفی طور پر بچّہ کے آئندہ اقوال افعال عادات اور اخلاق کو ڈھالتا رہتا ہے اس اصل کے ماتحت آپ سمجھ سکتی ہیں کہ بچپن سے ہی قرآنی تعلیم کا بچّوں کے ذہن نشین کرانا کس قدر ضروری ہے اس کے لئے سمجھ میں آنا ضروری نہیں کیونکہ سب کانشنس حصۂ دماغ میں بغیر سمجھنے کے بھی تعلیم کا اثر پہنچ جاتا ہے۔

باقی رہا یہ سوال کہ قرآن کریم کے بعض احکام

Digitized by Khilafat Library Rabwah

زنانہ شرم وحیا کے خلاف ہیں تو اس کے متعلق یہ عرض ہے کہ یہ الفاظ اس جھوٹی شرم اور رسمی حیا کا نتیجہ ہیں جو اس زمانہ میں نئی تہذیب کے ماتحت پیدا ہو رہی ہے ایک صحیح الفطرت عورت قرآن کریم کے اُن الفاظ کو جو کہ نہایت مہذّب طریق پر لکھے گئے ہیں بغیر کسی حقیقی شرم کے ادا کر سکتی ہے اس خالق اور مالک خدا نے جس نے عورت میں شرم وحیا کا مادہ پیدا کیا ہے ایسے محتاط الفاظ خاص تعلّقات کے بیان کرنے میں استعمال کیئے ہیں اور ایسے عجیب طریق سے بیان کیا ہے کہ مطلب بھی فوت نہ ہو اور بات بھی سمجھ میں آجائے اس احتیاط اور شرم وحیا کے جذبہ کا جائز احترام رکھنے کے باوجود بھی جو عورت یہ کہے کہ یہ احکام زنانہ شرم وحیا کے خلاف ہیں۔ وہ شرم وحیا کا جھوٹا دعویٰ کرتی ہے اور اسکی فطرت میں یقیناً کوئی غیر طبعی میلان ہے مثلاً قرآن کریم میں مرد وعورت کے تعلّقات کے بیان کرنے کے لئے کھیتی اور لباس کے الفاظ استعمال ہوئے ہیں میں نہیں سمجھ سکتی کہ اس سے بڑھ کر پاکیزہ۔ مہذّب اور باحیا الفاظ اور کیا ہو سکتے تھے۔ اب رہا ان مضامین کے مطالب کا سوال تو اس کے متعلق یاد رکھنا چاہیئے کہ مخصوص تعلّقات کا علم یا حیض و

نفاس کے احکام جاننے سے ہرگز حیا کے جذبہ کو ٹھیس نہیں لگتی اور نہ اس کا اخلاق پر کوئی بُرا اثر پڑ سکتا ہے صرف اتنی احتیاط کی ضرورت ہے کہ الفاظ محتاط ہوں جہاں تک ہو سکے اشاروں اور کنایوں سے کام لیا جائے جس کا قرآن کریم میں بالالتزام خیال رکھا گیا ہے بلکہ جہاں تک میں سمجھتی ہوں اُن باتوں کا علم ہونے میں بہت سے فوائد ہیں اور اس عمر میں ان باتوں کو چھپانے میں بہت نقصان ہیں کئی دفعہ ایسا ہوتا ہے ایک لڑکی جس کو ان باتوں سے بالکل بے بہرہ رکھا گیا تھا بلوغت کو پُہنچی ہے اس کو حیض آتا ہے وہ ایک نئی بات دیکھ کر ڈر جاتی ہے خوف کھاتی ہے شرم کے مارے اظہار نہیں کرتی اس مرض کو چھپانے کے لئے کپڑے دھو ڈالتی ہے اور غسل کر لیتی ہے جو صحت کے لئے بہت خطرناک ہوتا ہے (کیونکہ یہ ظاہر ہے کہ ان دنوں ٹھنڈے پانی کے استعمال سے رحم کی سوزش اور سردی لگ جانے سے خون کے بند ہو جانے کا اندیشہ ہوتا ہے) اس کے علاوہ ہو سکتا ہے کہ وہ بوجہ شرعی احکام کی ناواقفیت کے نماز پڑھ کر روزہ رکھ کر قرآن کریم کو چھو کر اور خاص تعلّقات سے پرہیز نہ کر کے اپنی روح اور جسم کو نقصان پُہنچا لے۔ چنانچہ ان

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اغراض کو مدِّ نظر رکھتے ہوئے شریعت نے ضروری سمجھا کہ حکمتِ عملی کے ساتھ ان باتوں کا علم بلوغت سے قبل دیدے۔ چنانچہ اسی نتیجہ پر دنیا کے بڑے بڑے ڈاکٹر بھی پہنچے ہیں کہ ان باتوں کی لاعلمی لڑکیوں کے لئے بہت نقصان دہ ہے۔

جس بات کی احتیاط کرنی تھی وہ شریعت نے پہلے ہی بتادی ہے اور وہ بچوں کے سامنے مخصوص تعلّقات کا عملی نمونہ پیش کرنا ہے۔ جس کے لئے شریعت نے حکم دیا ہے کہ نابالغ بچے تین وقت اِذن لیکر میاں بیوی کے خاص کمرے میں داخل ہوں۔ اور دوسری بات یہ ہے کہ بچّوں کے کان میں گندی اور فحش گالیوں کی آواز نہ پڑے۔ پس خاص باتوں کا علم ہونا ہرگز حیا کے خلاف نہیں اور نہ ہی اسمیں نقصان کا اندیشہ ہے بلکہ جیسا کہ مَیں نے بتادیا ہے اس میں کئی فوائد ہیں۔ مجھے امید ہے کہ ہماری تہذیبی بہن اس سے فائدہ اُٹھائیگی۔ مَیں بھی اس کے لئے دُعا کروں گی۔ اللہ تعالیٰ اس کو سمجھ دے اور قرآن کریم کے احکام کے فوائد اور ان کی حکمتوں کے سمجھنے کی توفیق دے آمین والسّلام

خاکسارہ راقمہ مریم بیگم اہلیہ ڈاکٹر محمد شاہ نواز خانصاحب قادیان

مدرسۃ الخواتین کا آئندہ پروگرام

"جلسہ تقسیم انعام خواتین میں مولانا شیر علی صاحب نے جو رپورٹ پڑھی اس کا ضروری اقتباس درج ذیل ہے"! (ایڈیٹر)

معیار جو اس وقت مدِّ نظر ہے۔ یہ ہے۔ کہ انکو امتحان مولوی کے لئے تیار کیا جائے۔ اور مولوی کا امتحان پاس کرنے کے بعد وہ میٹریکولیشن کا امتحان صرف انگریزی میں پاس کریں۔ چنانچہ اب مولوی کا نصف کورس سال حال کے نصاب میں داخل کیا گیا ہے۔ اور باقی نصف کورس دوسرے سال کی تعلیم میں۔ اور اس طرح انشاءاللہ تعالےٰ وہ مئی ۱۹۲۹ء کے امتحان مولوی میں شامل ہونے کے قابل ہوجائیں گی۔ مولوی کا نصاب اختیار کرنے کی وجہ سے ان کے مضامین کی تعداد میں بھی دو مضامین یعنی منطق اور فقہ کا اضافہ ہوگیا ہے۔ اور ان دو مضامین کے علاوہ ایک اور مضمون کا اضافہ ہماری طرف سے کیا گیا ہے۔ یعنی دینیات کا جس میں قرآن شریف کا ترجمہ اور عمدۃ الاحکام شامل ہیں۔ پس اس طرح ان کو چار مضامین کی بجائے آئندہ یہ سات مضامین تیار کرنے پڑیں گے۔ عربی۔ منطق۔ فقہ۔ انگریزی۔ جغرافیہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تاریخ۔ دینیات یعنی مولوی کے تمام مضامین کے علاوہ انہیں چار زائد مضامین تیار کرنے پڑینگے۔ جو مولوی کے امتحان میں شامل نہیں ہیں۔ اوّل انگریزی۔ دوم دینیات۔ سوم جغرافیہ۔ چہارم تاریخ جغرافیہ اور تاریخ کا نصاب میٹری کولیشن کے معیار کے برابر رکھا گیا ہے۔ چونکہ اس سال مضامین میں اضافہ ہوگیا ہے۔ اس لئے وقت میں بھی ایک گھنٹہ کا اضافہ کرنا پڑا ہے۔ اور عملہ میں صوفی غلام محمد صاحب بی۔ اے مبلغ ماریشس کا اضافہ ہوا ہے مضامین اور وقت کی تقسیم حسب ذیل طور پر کی گئی:۔

عربی ادب۔ ترجمہ۔ کمپوزیشن اور بول چال ایک گھنٹہ روزانہ استاد سید زین العابدین ولی اللہ شاہ۔ عربی صرف و نحو۔ منطق فقہ اور دینیات ½ گھنٹہ روزانہ۔ استاد صوفی غلام محمد صاحب بی۔ اے۔ جغرافیہ و تاریخ ½ گھنٹہ روزانہ استاد ماسٹر عبد الرحمن بی اے

(۳- انگریزی ایک گھنٹہ روزانہ خاکسار شیر علی)

۴- آئندہ کے لئے یہ بھی تجویز ہے۔ کہ ہفتہ میں ایک دن اردو۔ انگریزی اور عربی میں تقریر کرنے اور مضمون لکھ کر سنانے کی مشق کرائی جائے۔ اور بعض بیرونی تجربہ کار اصحاب سے مفید مضامین پر کلاس کے سامنے لیکچر دلوائے جائیں۔ تاکہ ان کی معلومات میں مفید اضافہ ہو۔

طالبات کی محنت اور شوق

انعامات

کو دیکھ کر ناظمین کے دل میں یہ تحریک ہوئی۔ کہ اعلیٰ نمبروں پر پاس ہونیوالی طالبات کو انعام دیئے جائیں۔ تاکہ اس طرح ان کے حوصلے بڑھیں۔ اور آئیندہ پہلے سے بھی بڑھ کر ترقی کرنے کی کوشش کریں۔ ہر ایک مضمون میں اوّل اور دوم رہنے والی طالبات اور نیز مجموعی حیثیت سے اوّل اور دوم رہنے والی خواتین کے لئے انعام رکھا گیا تھا۔ انعام پانے والی طالبات کے نام حسب ذیل ہیں:۔

انعام اوّل مجموعی مبارکہ بیگم بنت مولوی محمد ابراہیم صاحب بقاپوری۔ انعام دوم مجموعی اہلیہ مرزا گل محمد صاحب۔ انعام عربی اوّل مبارکہ بیگم۔ انعام عربی دوم امۃ العزیز بیگم بنت قاضی عبد الرحیم صاحب۔ انعام انگریزی اوّل مبارکہ بیگم۔ انعام انگریزی دوم امۃ العزیز بیگم انعام تاریخ اوّل مبارکہ بیگم۔ انعام تاریخ دوم محمدی بیگم بنت منشی شادی خان صاحب انعام جغرافیہ اوّل مبارکہ بیگم۔ انعام جغرافیہ دوم ناصرہ بیگم بنت حضرت خلیفۃ المسیح ثانی۔ انعام خاص از حضرت ام المومنین۔ ناصرہ بیگم۔ انعام خاص از حضرت ام المومنین امۃ السلام بیگم بنت مرزا بشیر احمد صاحب انعام خاص از والدہ صاحبہ منصور احمد صاحب

Digitized by Khilafat Library Rabwah

امة السلام بیگم - انعام خاص از والدہ منصور احمد صاحب ناصرہ بیگم - انعام خاص از حافظ روشن علی صاحب - تمام مضامین میں پاس ہونے والی طالبات میں سب سے آخری یعنی زبیدہ خاتون بنت خانصاحب ذوالفقار علی خان صاحب

واٰخر دعوٰنا ان الحمد للہ رب العلمین

دستکاری سیکھو سکھاؤ

میرے دل میں آرزو تھی کہ میں اپنی بہنوں کو دستکاری کی طرف توجہ دلاؤں الحمد للہ مولا کریم نے میری اس دلی خواہش کو پورا کیا۔ بزرگ بہنوں میں آپ کو یہ بتلانا چاہتی ہوں کہ آپ دستکاری سیکھیں میں نے ایسی بہنوں کو بہت دیکھا ہے کہ ان کو معلوم ہی نہیں کہ دستکاری کیا چیز ہے جن بہنوں کو دستکاری آتی ہے وہ نہایت ہی سلیقہ دار کہلاتی ہیں - اور جن کو نہیں آتی وہ بدمزاج و بیوقوف کہلاتی ہیں اگر ان کو کوئی کہے کہ دستکاری سیکھو تو کہتی ہیں دستکاری سیکھ کر کیا کرنا ہے خدا تعالیٰ نے پیسے دیئے ہوئے ہیں ہم بازار سے مول لے لینگے بیشک خدا تعالیٰ نے پیسے دیئے ہوئے ہیں لیکن ہنر بھی ایک عجیب چیز ہے مشکلات کے وقت وہی کام آتا ہے دولت کام نہیں آتی کیونکہ دولت ڈھلتی چھاؤں ہے اور ہنر ایک جگہ پر قائم رہنے والا ہے۔ اس لئے میں کہتی ہوں کہ جہاں تک ہو سکے ہنر ہاتھ میں رکھنا ضروری ہے جتنا بھی ہو بہت ہی اچھا ہوتا ہے۔ سو اے میری بزرگ بہنو! آپ دستکاری سیکھو اور اوروں کو سکھاؤ نیز۔ میں نے بہت سی بہنوں کو دیکھا ہے کہ اگر کسی کو تھوڑا بہت آجائے تو پھر چھپانے کی کوشش کرتی ہیں اور کہتی ہیں ہمیں کیا آتا ہے۔ تھوڑا تھوڑا ہی سیکھا ہے۔ میری بزرگ بہنو جو کچھ بھی آئے اپنی کمزور بہنوں کو سکھانا چاہیئے اور دستکاری کی طرف ترغیب دلانی چاہیئے دیکھو یوروپین لیڈیاں وہ کبھی چھپانے کی کوشش نہ کرینگی بلکہ وہ خواہش کرتی ہیں کہ کوئی ہم سے پوچھے اور ہم اس کو سکھائیں پھر اگر وہ سکھلائیں تو نہایت ہی محبت و شفقت سے سکھلائیں گی۔

میری پیاری احمدی بہنوں کو اس سے بڑھ چڑھ کر اپنی کمزور بہنوں کی مدد کرنی چاہیئے اور اُن سے بڑھ کر شفقت و محبت سے سکھلانا چاہیئے کیونکہ یوروپین لیڈیاں تو ایک بے دین اور اسلام کی تعلیم سے بالکل بے بہرہ ہیں برعکس ان کے ہماری پیاری

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بہنیں اپنے پیارے نبی حضرت مسیح موعودؑ کی غلامی میں داخل ہو چکی ہیں اور اسلام کی تعلیم دن رات ان کے کانوں میں گذر رہی ہے اس لئے ان کو چاہیئے کہ اپنی بہنوں سے دلی ہمدردی سے پیش آئیں اور دستکاری کے ساتھ اُن کے ایمان کو بھی تازہ کریں یعنی دین سے بھی واقف کرائیں مجھے امید ہے کہ میری بزرگ بہنیں ضرور اس نیک کام میں کوشش کر کے حصہ لینگی نیز میں اپنی بزرگ بہنوں کو کہتی ہوں یہ میرا پہلا موقعہ مضمون لکھنے کا ہے اس لئے اگر اس میں کوئی غلطی ہو مجھے امید ہے کہ نظر انداز کرینگی اور میرے لئے دُعا کرینگی کہ مولا کریم مجھے اس سے بڑھ چڑھ کر مضمون لکھنے کی توفیق دے تاکہ میں اپنی بہنوں کے آگے پیش کر سکوں۔ فقط والسّلام

میں ہوں آپکی تابعدار بہن احقرہ
مبارکہ بانو بیگم احمدی ہمشیرہ ڈاکٹر
محمد علی خاں احمدی از ممباسا ایسٹ
افریقہ - ۲۰ اپریل ۱۹۲۷ء

اعلان ضروری

مصباح مہینے کی پہلی اور پندرہ کو شائع ہوتا ہے اگر پرچہ نہ ملے تو اس پتہ پر شکایت لکھنی چاہیئے۔ مینیجر مصباح قادیان گورداسپور کیسی کا نام لکھنے کی ضرورت نہیں اور خریداری کا نمبر جو ہر چٹ پر ہوتا ہے ضرور دینا چاہیئے۔

چند متفرق باتیں

(۱) مصباح میں حضرت صاحب کی تقریروں کے متعلق جو مشورہ بہن ب-خ-ن صاحبہ نے دیا ہے وہ کسی حد تک درست ہے مگر ساتھ ہی ایڈیٹر صاحب کا فرمانا بھی بجا ہے کہ اس طرح چھوٹی لڑکیوں کو شکایت ہوگی۔ میں تو سمجھتی ہوں کہ ہم کو ان فیوض سے بہرہ ور ہونے کے لئے ابھی تھوڑا انتظار اور زیادہ کوشش کی ضرورت ہے پوری کوشش سے اسکی اشاعت بڑھائیں اور جب تک یہ پوری طرح اپنے آپ کو نہ سنبھال سکے انتظار کریں ورنہ نہ تو تقاریر کو علیحدہ چھپوانے سے پورا فائدہ اور لطف حاصل ہوگا اور نہ ابھی مصباح ہی اس کا متحمل ہے۔ جس تقریر کو الفضل کے کالم ایک نمبر میں شائع کرنے کی طاقت نہ رکھ سکے اسکو مصباح کیسے سنبھال سکے گا پس میری تو یہی رائے ہے کہ ہم کو اسکے لئے انتظار اور کوشش لازم ہے۔

(۲) دوسری بات یہ کہ "مصباحی بہنیں" کہکر مخاطب نہ کیا جائے بلکہ "احمدی بہنیں" کہکر خطاب کیا جائے۔

میں تو مصباحی ہونے میں کچھ قباحت

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نہیں سمجھتی اور نہ میرے خیال میں اس طرح مخاطب کرنے سے کوئی جدا برادری قائم ہوتی ہے۔ انسانی فطرت کا یہ خاصہ ہے کہ ایسی مناسبتوں سے اسکے دل میں جوش اور امنگیں پیدا ہوتی ہیں اور پھر یہ جوش اور ولولے بڑھ کر اس کی ترقی و عروج کا باعث بنتے ہیں۔

پس بہنوں میں اس مناسبت سے جوش اور ترقی کی روح پیدا کرنے کے لئے ضروری ہے کہ "مصباحی بہنیں" کہکر انکو ابھارا جائے۔ آپکی بہن امۃ الحفیظ بیگم

از مانڈلے اپر برما

چند نصیحتیں

اے میری پیاری بہنو!

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ'

مجھے مولوی صاحب نے بہت دفعہ مضمون لکھنے کے لئے کہا مگر میں نے بہت سستی کی آج میں نے خواب میں دیکھا کہ میں نے ایک مضمون لکھ کر مصباح میں دیا ہے پس میں اپنی خواب کو پورا کرنے کے لئے چند نصائح کہتی ہوں:-

ہر خدا کی نعمت اور اسکی مہربانی پر الحمد للہ اور ہر نقصان اور تکلیف پر انا للہ وانا الیہ راجعون پڑھنا چاہیئے (۲) اندھیرے میں تنہا سونا اور دیوار کے تنکے سے خلال کرنا اچھا نہیں (۳) رکابی اور دیگچی کو بغیر دھوئے رات کو نہیں رکھنا چاہیئے کیونکہ اس سے رزق میں کمی ہوتی ہے (کمی کی وجہ بیان کریں ورنہ یہ بات عورتوں کے توہمات سے سمجھی جائے گی یہ تو صحیح ہے کہ برتن بغیر صاف کرنے کے رکھنا معیوب بات ہے ایڈیٹر) (۴) فقیروں سے روٹی خریدنا اچھا نہیں (۵) پھٹے ہوئے کپڑے کو جسم پر پہننا اچھا نہیں (۶) ناخن کو دانت سے کاٹنا مضر ہے کیونکہ اس سے سل اور تپ دق وغیرہ کی بیماریاں پیدا ہوتی ہیں۔ (۷) نمازوں میں سستی کرنا نیکی اور تقوی کے خلاف ہے (۸) روٹی کو درمیان سے توڑ کر کھانا منع ہے (۹) چھری اور چاقو سے ناخن نہیں اتارنے چاہیئے کیونکہ اس سے رنج و فکر پیدا ہوتا ہے (اس وجہ کی فلاسفی یا محض وہم ہے؟) (۱۰) کچا پیاز نہیں کھانا چاہیئے کیونکہ اس سے فرشتہ پاس نہیں آتا۔ والسلام

خاکسارہ طالب دعا اہلیہ مولوی اللہ دتا صاحب
(مولوی فاضل قادیان)

لاہور میں ہندو سکھ مسلمانوں میں فساد ہوگیا تھا کچھ مقتول ہوئے اور کئی زخمی اب امن ہے خطرہ ٹل گیا ہے خدا تعالیٰ ہماری ہموطنوں کو سمجھ دے حضرت امام نے نہایت قیمتی مشورہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ریل کا سفر

ضروری ہدایات

عام لوگوں کا قاعدہ ہے کہ گاڑی سٹیشن پر آئی اور گھر سے بھاگڑ شروع کی کوئی چیز ٹانگہ میں رہ گئی کوئی نوکر کے ہاتھ میں۔ ٹکٹ ابھی لینے ہیں۔ جلدی سے ٹکٹ لیا تو گاڑی چلتی بنی۔ جہاں پر جانا ہوا وہاں جا کر ڈبل کرایہ ادا کیا۔ پھر خدا خدا کرکے گاڑی میں بیٹھ بھی گئے تو بچے اِدھر اُدھر بھاگتے پھرتے ہیں یا تو کوئی چیز بچے گاڑی سے باہر پھینک دیتے ہیں ورنہ خود آپ گرتے ہیں۔ ایسے کیس اکثر ہر روز ہی سننے میں آتے رہتے ہیں۔ کیا والدین ان کی نگرانی اچھی طرح نہیں کر سکتے؟ نہیں انکو پہلے ہی سے تمیز سے بیٹھنے کا عادی نہیں بنایا گیا ان کی تربیت اچھی طرح نہیں کی گئی۔ جب کوئی ایسا کیس ہو بھی جائے تو رونے کا موقعہ نہیں ہوتا اسوقت جلدی سے گاڑی کو روکنے والی زنجیر زور سے کھینچ لو گاڑی اسی وقت یا چند ایک منٹ کے بعد ٹھہر جائے گی۔ پھر اس عورت کو چاہیئے کہ جو واقعہ ہوا ہو وہ سب لکھ کر یا زبانی گارڈ کو بتادے جو ساری گاڑی کا منتظم ہوتا ہے۔ اگر عورت باتیں زبانی بیان کردے تو کوئی پردہ ٹوٹ نہیں جاتا اگر کوئی اس قسم کا کیس ہو جائے اور سٹیشن قریب ہو تو اس سٹیشن ماسٹر کو بتانا چاہیئے۔ سب سے بہتر ہے کہ بچوں کو اور اپنے اسباب کو گاڑی میں بیٹھتے ہی قرینے سے رکھا جائے۔ بچوں کو درمیان میں بٹھایا جائے وقت پہ سٹیشن پر پہنچا جائے تو بہتر ہے۔ جب اُترنا ہو تو سب چیزوں کی ایک فہرست تیار رکھو اور سامان قلیوں سے اُٹھوا کر باہر لے جاؤ پھر سارے سامان کی گنتی کرو کہیں کوئی چیز رہ تو نہیں گئی بعد میں ٹانگہ کرا کے اپنے مقام پر جانے سے پہلے ٹانگہ کا نمبر دیکھو اور یاد رکھو اس سے بڑا فائدہ ہوتا ہے راستے میں اگر کوئی ٹانگے والا شرارت کرے تو نمبر کے ذریعے اسکو پولیس کے حوالے کیا جا سکتا ہے۔ سفر کرنے سے پہلے اور حالت سفر میں دعائیں خوب کرنی چاہیئیں۔

اللّٰھمّ انی اعوذ بک من الھم و الحزن و اعوذ بک من العجز والکسل و اعوذ بک من الجبن والبخل یہ پڑھے۔ فقط والسلام

خاکسارہ مبارکہ بیگم بنت بابو شریف احمد
صاحب سٹیشن ماسٹر
سٹیشن بوڑے والہ

(منشی عبدالرحمٰن کمپوزیٹر پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر مصباح قادیان سے شائع کیا)